Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۲۲۹ | رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۷۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم ہفتہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

جلد ۶۶/۳۱ | ۱۶ شوال ۱۳۹۷ھ ۔ یکم اخاء ۱۳۵۶ھش ۔ یکم اکتوبر ۱۹۷۷ء | نمبر ۲۲۰

اخبارِ احمدیہ

ربوہ یکم اخاء ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے، برکتوں سے معمور لمبی زندگی دے اور ہر طرح حضور کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

ربوہ ۳۰ تبوک ۔ آج بروز جمعۃ المبارک جامع مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر پڑھائی۔ حضور نے خطبہ جمعہ میں قرآن مجید کی چند آیات کی تفسیر کرتے ہوئے بتایا کہ قرآن مجید ایک بُرہان ہے جو خدا کی طرف سے کھلا کھلا نور لے کر آیا جو لوگ اس پر دل سے زبان سے اور اعمالِ صالحہ کے اظہار کے ذریعہ ایمان لائے اور جنہوں نے دعاؤں کے ذریعہ اپنے بچاؤ کا سامان کیا انہیں اپنی رحمت اور اپنے فضل سے خدا تعالیٰ ضرور صراطِ مستقیم کی طرف راہ نمائی کرے گا انہیں آسمانی سکینت اور ثبات قدم عطا کیا جائیگا اور ان کے عقائد و اعمال میں شیطانی وساوس داخل نہ ہو سکیں گے۔

حضور نے بتایا کہ صراطِ مستقیم یعنی خدا کی طرف لے جانے والی راہ دین اسلام ہے جسے اللہ تعالیٰ نے ایک کامل دین کے طور پر نازل فرمایا قرآن کریم پر غور و تدبّر سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام مندرجہ ذیل خصوصیات اپنے اندر رکھتا ہے :-

(۱) توحیدِ باری اور اس کی ذات و صفات کا حقیقی علم اور معرفت ہمیں حاصل ہوتی ہے (۲) اس نے بنی نوع کے حقوق قائم کئے جن میں انسان کا اپنا نفس سب سے مقدم ہے اسی لئے اس کی اصلاح کرنے کی سب سے پہلے ہمیں فکر کرنی چاہیئے۔ اسلام انسانی عادات اور چال چلن کے متعلق جامع تعلیم پیش کرتا ہے (۳) اسلامی تعلیم انسانی حقوق کے باہمی تعلق اور رشتہ کو توڑتی نہیں بلکہ جوڑتی ہے (۴) اس نے ایسی تعلیم نہیں دی جو انسان کو دیوثی کی طرف دھکیلے (۵) نہ وہ ایسی تعلیم دیتا ہے جو فطری حیا اور شرم کے منافی ہو بلکہ اسکی تعلیم فطرت کے عین مطابق ہے (۶) اس کی تعلیم قانونِ قدرت اور انسانی فطرت سے عین مطابقت رکھتی ہے اور انسانی اخلاق کی تکمیل کے سلسلے میں اس نے سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

(باقی صفحہ ۶ پر)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالاتِ قدسیہ میں بلاشبہ کوئی نبی بھی شریک مساوی نہیں ہو سکتا

بلکہ ملائکہ کو بھی اس جگہ برابری کا دم مارنے کی توفیق نہیں چہ جائیکہ کسی اَور کو آپ کے کمالات سے کچھ نسبت ہو

"یہ وسوسہ دل میں نہیں لانا چاہیئے کیونکر ایک ادنیٰ امتی آں رسول مقبولؐ کے اسماء یا صفات یا محامد میں شریک ہو سکے۔ بلاشبہ یہ سچ بات ہے کہ حقیقی طور پر کوئی نبی بھی آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کے کمالاتِ قدسیہ سے شریک مساوی نہیں ہو سکتا بلکہ تمام ملائکہ کو بھی اس جگہ برابری کا دم مارنے کی جگہ نہیں چہ جائیکہ کسی اَور کو آنحضرتؐ کے کمالات سے کچھ نسبت ہو مگر اے طالبِ حق! ارشدک اللہ تم متوجہ ہو کر اس بات کو سنو کہ خداوند کریم نے اس غرض سے کہ تا ہمیشہ اس رسول مقبولؐ کی برکتیں ظاہر ہوتی اور تا ہمیشہ اس کے نور اور اس کی قبولیت کی کامل شعاعیں مخالفین کو ملزم اور لاجواب کرتی رہیں اس طرح پر اپنی کمال حکمت اور رحمت سے انتظام کر رکھا ہے کہ بعض افرادِ اُمّتِ محمدیہ کے جو کمال عاجزی اور تذلّل سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت اختیار کرتے ہیں اور خاکساری کے آستانہ پر پڑ کر بالکل اپنے نفس سے گئے گذرے ہوتے ہیں خدا ان کو فانی اور ایک مصفّٰی شیشہ کی طرح پا کر اپنے رسول مقبولؐ کی برکتیں ان کے وجود بے نمود کے ذریعہ سے ظاہر کرتا ہے اور جو کچھ منجانب اللہ ان کی تعریف کی جاتی ہے یا کچھ آثار اور برکات اور آیات ان سے ظہور پذیر ہوتی ہیں حقیقت میں مرجع تام ان تمام تعریفوں کا اور مصدر کامل ان تمام برکات کا رسول کریمؐ ہی ہوتا ہے اور حقیقی اور کامل طور پر وہ تعریفیں اسی کے لائق ہوتی ہیں اور وہی ان کا مصداق اتم ہوتا ہے مگر چونکہ متبع سنن آں سرورِ کائنات کا اپنے غایت اتباع کے جہت سے اس شخص نورانی کے لئے کہ جو وجود باجود حضرت نبوی ہے مثل ظل کے ٹھہر جاتا ہے اِس لئے جو کچھ اس شخصِ مقدس میں انوارِ الٰہیہ پیدا اور ہویدا ہیں اس کے اس ظلّ میں بھی نمایاں اور ظاہر ہوتے ہیں اور سایہ میں اس تمام وضع اور انداز کا ظاہر ہونا کہ جو اس کے اصل میں ہے ایک ایسا امر ہے کہ جو کسی پر پوشیدہ نہیں ہاں یہ سایہ اپنی ذات میں قائم نہیں اور حقیقی طور پر کوئی فضیلت اس میں موجود نہیں۔"

(براہین احمدیہ صفحہ ۲۵۸ تا صفحہ ۲۶۱ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۱)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
یکم اخاء ۱۳۵۶ھش
یکم اکتوبر ۱۹۷۷ء

ایک امتیازی شرف اور اس کا استحقاق

اللہ تعالیٰ نے ساری دنیا کی اصلاح کرنے اور اسے ہدایت کی طرف لانے کی ذمہ داری اُمّتِ مُسلمہ پر ڈالی ہے اور واضح فرمایا ہے کہ یہ ذمہ داری جملہ دیگر امتوں کے مقابلہ میں اس کی بزرگی اور شرف پر دلالت کرتی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اُمّتِ مسلمہ کے اِس امتیازی شرف کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ ؕ

(آلِ عمران آیت ۱۱۱)

ترجمہ:۔ تم (سب سے) بہتر جماعت ہو جسے لوگوں کے (فائدہ کے) لئے پیدا کیا گیا ہے تم نیکی کی ہدایت کرتے ہو اور بدی سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔

لیکن یہ اہم ذمہ داری ادا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے یہ ضروری قرار دیا ہے کہ پہلے وہ خود بدی سے مکمل طور پر دامن بچانے اور نیکی بجا لانے والے بنیں۔ اگر وہ خود بدیوں سے مبرا نہیں ہوں گے اور نیکیاں بجا لانے میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے والے نہیں ہوں گے تو اُن کا دوسروں کو بدیوں سے بچنے اور نیکیاں بجا لانے کی تلقین کرنا محض بے فائدہ ہوگا۔ انہیں یہ ذمہ داری ادا کرنے کی توفیق اسی صورت میں ملے گی کہ وہ خود بدی سے بیزار ہو کر اسے ترک کرنے والے اور ہر نیکی کو اختیار کرنے والے ہوں اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اُس نیکی کی تلقین کرنے سے منع کیا ہے جس پر انسان خود عمل پیرا نہ ہو اور جو لوگ ایسا کرتے ہیں یعنی خود بدیوں میں ملوّث ہونے اور نیکیوں سے تہی دامن ہونے کے باوجود دوسروں کو بدیوں سے بچنے اور نیکیاں بجا لانے کی تلقین کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اُن کے اس طرزِ عمل پر سخت ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ بعض ایمان لانے والوں کی اس روش سے بیزاری کا اظہار کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ ۝ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللَّهِ أَنْ تَقُولُوا مَا لَا تَفْعَلُونَ ۝

(الصف آیات ۳، ۴)

ترجمہ:۔ اے مومنو! تم وہ باتیں کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں۔ خدا کے نزدیک اس بات کا دعویٰ کرنا جو تم کرتے نہیں بہت ناپسندیدہ ہے۔

اس سے ظاہر ہے کہ دوسروں تک اسلام کا پیغام پہنچانے اور انہیں صراطِ مستقیم پر گامزن ہونے کی تلقین کرنے سے پہلے خود اسلام پر پورے طور پر عمل پیرا ہونا ضروری ہے۔ جو بھی اپنے عمل کو اسلام کا آئینہ دار بنائے بغیر دوسروں کو اسلام کی طرف دعوت دیتا ہے اور انہیں بدیوں سے بچنے اور نیکیاں بجا لانے کی تلقین کرتا ہے وہ بظاہر نیک کام کرنے کے باوجود خدا کی ناراضگی مول لیتا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو پہلے اپنی اصلاح کرنے کی پُرزور تلقین فرمائی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ ۚ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ ۚ إِلَى اللَّهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝ (المائدہ آیت ۱۰۶)

ترجمہ:۔ اے مومنو! تم اپنی جانوں کی فکر کرو۔ جب تم ہدایت پا جاؤ تو کسی کی گمراہی تم کو نقصان نہیں پہنچائے گی۔ تم سب نے اللہ کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ پس جو کچھ تم کرتے ہو وہ اس سے تمہیں آگاہ کرے گا۔

مومنوں کو اپنی جانوں کی فکر کرنے کی تلقین سے مراد یہی ہے کہ مومنوں کا فرض ہے کہ وہ دوسروں کو اسلام کی طرف بلانے اور نیکیاں بجا لانے کی تلقین سے پہلے اپنی اصلاح کر کے اپنے آپ کو دوزخ کی آگ سے بچانے کی فکر کریں اور جب اپنی اصلاح کر لیں اور خود اسلام پر پوری طرح عمل پیرا ہو جائیں تو پھر دوسروں کو ہدایت کی طرف بلائیں ورنہ جو خود ہلاکت کی طرف بڑھ رہا ہے وہ دوسروں کو کب ہلاکت سے بچا سکتا ہے۔ اور جو شخص خود مسلسل زہر کھا رہا ہے وہ دوسروں کے سامنے کیسے تریاق پیش کر سکتا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے مومنوں کو خبردار کرتے ہوئے فرمایا ہے:۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلَائِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَا يَعْصُونَ اللَّهَ مَا أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ ۝ (التحریم آیت ۷)

ترجمہ:۔ اے مومنو! اپنی جانوں کو بھی اور اپنے اہل کو بھی دوزخ سے بچاؤ جس کا ایندھن لوگ اور پتھر ہوں گے۔ اُس (دوزخ) پر ایسے ملائکہ مقرر ہیں جو کسی کی منت سماجت سننے والے نہیں بلکہ اپنے فرائض کے ادا کرنے ہیں) بڑے سخت ہیں اور اللہ نے اُن کو جو حکم دیا ہے اس کی وہ نافرمانی نہیں کرتے اور جو کچھ کہا جاتا ہے وہی کرتے ہیں۔

الغرض اسلام کو ساری دنیا میں پھیلانے کی ذمہ داری اُمّتِ مُسلمہ کے لئے ایک عظیم شرف کی حیثیت رکھتی ہے لیکن اِس عظیم شرف سے مشرف ہونے کے لئے ضروری ہے کہ اُمّتِ مُسلمہ کے افراد خود اسلام پر پوری طرح عمل پیرا ہوں حتّٰی کہ اسلام کی پوری تصویر ان کے وجودوں میں ظاہر ہو اور اثرِ سجود ان کی پیشانیوں میں نظر آئے۔ اس کے بغیر وہ اسلام کو ساری دنیا میں پھیلانے اور غالب کرنے کی ذمہ داری سے سبکدوش نہیں ہو سکتے۔ اور اگر وہ اس کے بغیر ہی دوسروں کو نیکی کی راہ اختیار کرنے کی تلقین کریں گے تو وہ بجائے اصلاح کے فساد پھیلانے کا موجب ہوں گے اسی لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۳ ستمبر ۱۹۰۴ء کو لاہور میں بارہ ہزار سے زائد آدمیوں کے مجمع میں جس میں ہر مذہب و ملت کے لوگ موجود تھے تقریر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"یہ بھی یاد رکھو کہ مذہب صرف قیل و قال کا نام نہیں بلکہ جب تک عملی حالت نہ ہو کچھ نہیں۔ خدا اس کو پسند نہیں کرتا جس قدر بزرگ اسلام میں یا ہندوؤں میں اوتار وغیرہ گزرے ہیں اُن کے حالات سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے اپنے عمل سے اُن سچائیوں کو جن کا وہ وعظ کرتے تھے ثابت کر دکھایا۔ قرآن شریف میں بھی یہی تعلیم ہے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے اپنے آپ کو درست کرو۔ جس شخص کے اندر خود روشنی اور نور نہیں ہے وہ اگر زبان سے کام لے گا تو وہ مذہب کو بچوں کا کھیل بنا دے گا اور حقیقت میں ایسے ہی مصلحوں سے ملک کو نقصان پہنچا ہے۔ اُن کی زبانوں پر تو منطق اور فلسفہ جاری رہتا ہے مگر اندر خالی ہوتا ہے۔

خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ میں نہایت خیر خواہی سے کہہ رہا ہوں۔ خواہ کوئی میری باتوں کو نیک ظنّی سے سُنے یا بدظنّی سے مگر میں یہی کہوں گا کہ جو شخص مصلح بننا چاہتا ہے اُسے چاہیئے کہ پہلے خود روشن ہو اور اپنی اصلاح کرے۔ دیکھو یہ سورج جو روشن ہے پہلے اس نے خود روشنی حاصل کی ہے میں یقیناً سمجھتا ہوں کہ ہر ایک قوم کے معلّم نے یہی تعلیم دی ہے لیکن اب دوسرے پر لاٹھی مارنا آسان ہے لیکن اپنی قربانی دینا مشکل ہو گیا ہے۔ پس جو چاہتا ہے کہ قوم کی اصلاح کرے اور خیر خواہی کرے وہ اس کو اپنی اصلاح سے شروع کرے ۔۔۔۔ یہی خدا تعالیٰ کے قرب اور محبت کی راہ ہے۔ جو شخص دل میں کچھ نہیں رکھتا اُس کا بیان کرنا پرنالہ کے پانی کی طرح ہے جو جھگڑے پیدا کرتا ہے۔ اور جو نورِ معرفت اور عمل سے بھر کر بولتا ہے وہ بارش کی طرح ہے جو رحمت سمجھی جاتی ہے۔۔۔۔۔

میری نصیحت پر عمل کرو۔ جو شخص خود زہر کھا چکا ہے وہ دوسروں کی زہر کا کیا علاج کرے گا کیونکہ زہر اس میں اثر کر چکا ہے اور اس کے قویٰ اس چونکہ قائم نہیں رہے اس کا علاج بجائے مفید ہونے کے مضر ہوگا۔ غرض جس قدر تفرقہ بڑھتا جاتا ہے اس کا باعث وہی لوگ ہیں جنہوں نے زبانوں کو تیز کرنا ہی سیکھا ہے۔" (ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۲۱۰، ۲۱۱)

اس میں شک نہیں پوری دنیا کی اصلاح کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے منتخب کیا جانا ایک بہت بڑا شرف ہے لیکن اس شرف کا استحقاق حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ پہلے اپنی اصلاح کی جائے تاکہ لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللَّهِ أَنْ تَقُولُوا مَا لَا تَفْعَلُونَ کی سرزنش سے بچا جا سکے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دینی واعظین اور سامعین کیلئے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زرّیں نصائح

مکرم نذیر احمد صاحب خادم - گوٹھ مولوی عبد السلام عمر - ضلع نوابشاہ

حضرت مسیح موعود مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام ان لوگوں کا ذکر کرتے ہوئے جو دنیا کمانے کے لئے وعظ کرتے ہیں ارشاد فرماتے ہیں کہ:۔

"محض اللہ تعالیٰ کے لئے کسی کو حق بات کہنے والے لوگوں کی تعداد بہت ہی کم ہے گویا ہے ہی نہیں۔ علی العموم واعظ وعظ کہتے ہیں لیکن اُن کی اصل غرض اور مقصود صرف یہ ہوتا ہے کہ لوگوں سے کچھ وصول کریں اور دنیا کماویں۔ یہ غرض جب اُس کی باتوں کے ساتھ ملتی ہے تو حقانیت اور للّٰہیت کو اپنی تاریکی میں چھپا لیتی ہے اور وہ لذت اور معرفت کی خوشبو جو کلام الٰہی کے سننے سے دل و دماغ میں پہنچتی اور روح کو معطّر کر دیتی ہے وہ خود غرضی اور دنیا پرستی کے تعفّن میں دب کر رہ جاتی ہے اور ایسی مجلس میں لوگ کہہ اٹھتے ہیں میاں یہ ساری باتیں ٹکڑا کمانے کی ہیں۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۰۴)

مذکورہ بالا قسم کے (دنیا کمانے کی خاطر وعظ و تقریر کرنے والے) واعظین کے وعظ کو سننے کے بارہ میں حضرت اقدس فرماتے ہیں کہ:۔

"اگر ایک آدمی اپنی ہی غرض و منشاء کے لئے کوئی بھلی بات کہے تو اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ اُس سے اس لئے اعراض کیا جاوے کہ وہ اپنے ذاتی غرض کی بناء پر کہہ رہا ہے۔ وہ بات جو کہتا ہے وہ تو بجائے خود ایک عمدہ بات ہے۔ نیک دل انسان کو لازم ہے کہ وہ اس بات پر غور کرے جو وہ کہہ رہا ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ ان اغراض و مقاصد پر بحث کرتا رہے جن کو ملحوظ رکھ کر وہ وعظ کہہ رہا ہے۔ سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب کہا ہے ؎

مرد باید کہ گیرد اندر گوش
گر نوشت ہست پند بر دیوار

یہ بالکل سچی بات ہے کہ قول کی طرف دیکھو قائل کی طرف مت خیال کرو۔ اس طرح پر انسان سچائی کے لینے سے محروم رہ سکتا ہے اور اندر ہی ایک عُجب و نخوت کا بیج پرورش پا جاتا ہے کیونکہ یہ اگر صرف سچائی اور صداقت کا طالب ہے تو پھر دوسروں کی عیب شماری سے اس کو کیا غرض؟"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۰۴، ۱۰۵)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مذکورہ بالا ارشادات میں اُن لوگوں کی ہدایت اور اصلاح کے لئے بھی سبق موجود ہے جو کسی سے ادنیٰ اختلاف یا ذاتی رنجش کی بنا پر اُس کی تقریر سننے یا اُس کے پیچھے نماز پڑھنے سے اجتناب کرتے ہیں اور اس طرح اپنے تئیں خدا اور رسولؐ کی باتوں کے سننے سے ہی محروم نہیں رکھتے بلکہ اپنے دل و دماغ میں خود پسندی اور تکبّر کا بت بھی تراش لیتے ہیں اور ساتھ ہی غیبت اور نکتہ چینی کے مرض میں بھی مبتلا ہو جاتے ہیں۔ ہمارے احباب کو اس سے بچنا چاہیئے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:۔

"كَلِّمُوا النَّاسَ عَلٰى قَدْرِ عُقُوْلِهِمْ"

کہ لوگوں سے اُن کی سمجھ و عقل اور ان کی ذہنی استعداد اور ان میں پائے جانے والے روحانی امراض کو ملحوظ رکھ کر گفتگو اور تقریر کرنی چاہیئے

اس حکمت سے معمور ارشادِ نبویؐ کے ایک پہلو کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:۔

"لوگ بے موقع بے محل بے ربط باتیں شروع کر دیتے ہیں اور پند و نصیحت کرتے وقت امور مقتضائے وقت کا ذکر نہیں کرتے اور نہ اُن امراض کا لحاظ رکھتے ہیں جن میں مخاطب مبتلا ہوتے ہیں۔۔ ...... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طرز بیان کو اگر غور سے دیکھتے تو ان کو وعظ کہنے کا بھی ڈھنگ آ جاتا۔ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتا ہے اور پوچھتا ہے کہ سب سے بہتر نیکی کونسی ہے آپ اس کو جواب دیتے ہیں کہ سخاوت۔ دوسرا آ کر یہی سوال کرتا ہے تو اس کو جواب ملتا ہے ماں باپ کی خدمت۔ تیسرا آتا ہے اس کو جواب کچھ اور ملتا ہے۔ سوال ایک ہی ہوتا ہے جواب مختلف۔ اکثر لوگوں نے یہاں پہنچ کر ٹھوکر کھائی ہے اور عیسائیوں نے بھی ایسی حدیثوں پر بڑے بڑے اعتراض کئے ہیں مگر احمقوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس مفید اور مبارک طرز جواب پر غور نہیں کی۔ اس میں سِرّ یہی تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جس قسم کا مریض آتا تھا اس کے حسب حال نسخہ شفا بتلا دیتے تھے جس میں مثلاً بخل کی عادت تھی اس کے لئے بہترین نیکی یہی ہو سکتی تھی کہ اُس کو ترک کرے۔ جو ماں باپ کی خدمت نہیں کرتا تھا بلکہ اُن کے ساتھ سختی کے ساتھ پیش آتا تھا اس کو اسی قسم کی تعلیم کی ضرورت تھی کہ وہ ماں باپ کی خدمت کرے۔ طبیب کے لئے جیسا ضروری ہے کہ تشخیص عمدہ طور پر کرے۔ اسی طرح پر واعظ کے منصب کا یہ فرض ہے کہ وعظ و پند سے پہلے ان لوگوں کے امراض کو مدِّ نظر رکھے جن میں وہ مبتلا ہیں مگر مشکل تو یہی ہے کہ یہ فراست اور یہ معرفت حقانی واعظ کے سوا دوسرے کو ملتی ہی کم ہے اور یہی وجہ ہے کہ ملک میں باوجودیکہ سینکڑوں ہزاروں واعظ پھرتے ہیں لیکن عملی حالت ملک کی بڑی پستی کی طرف جا رہی ہے ہر قسم کی اعتقادی، ایمانی، اخلاقی غلطیاں اور کمزوریاں اپنا اثر کرتی جاتی ہیں یہ اس لئے کہ وعظوں میں حقانیت نہیں روح نہیں۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۰۵، ۱۰۶)

جن واعظین و مقررین کا عملی نمونہ اچھا نہیں ہوتا اس میں شک نہیں کہ ہم محض ان کے بُرے ذاتی نمونہ یا عملی کمزوری کی آڑ لے کر اُن کی تقریر یا وعظ سننے سے اعراض نہیں کر سکتے اور نہ ہی اُن کے منہ سے نکلے ہوئے خدا اور رسولؐ کے ایک واجب العزت حکم کی نافرمانی کر سکتے ہیں لیکن تاہم یہ امر عالم بے عمل اور واعظ بد عمل کے لئے ملحوظ رکھنا ضروری ہے کیونکہ ایسے شخص کی تقریر اور گفتگو سامعین میں ہرگز کوئی نیک تبدیلی پیدا نہیں کر سکتی اور نہ ہی وہ اپنے حلقہ اثر میں کسی نیکی کو مستقل طور پر رائج کر سکتا ہے بلکہ اس کے غیر صالح اعمال اور عملی کوتاہیاں دوسروں کے لئے ٹھوکر اور لغزش کا موجب بن جاتی ہیں اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کو یہ وعید سنائی ہے کہ:۔

(۱) "يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۞ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۞"

(سورۃ الصف ع۱)

اے مومنو! تم وہ باتیں کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں۔ خدا کے نزدیک اس بات کا دعویٰ کرنا جو تم کرتے نہیں۔ بہت ناپسند ہے۔

(۲) "اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"یَاْمُرُوْنَ ... وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَکُمْ" (البقرہ: ع ۵)
کہ تم (دوسرے) لوگوں کو (تو) نیکی (کرنے) کے لئے کہتے ہو اور اپنے آپ کو فراموش کر دیتے ہو۔

اس ضمن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:۔

"وعظ کہنے والا اپنے اندر خاص قسم کی اصلاح کا موقعہ پالیتا ہے کیونکہ لوگوں کے سامنے یہ ضروری ہوتا ہے کہ کم از کم اپنے عمل سے بھی ان باتوں کو کر کے دکھا دے جو وہ کہتا ہے۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۰۴)

نماز۔ روزہ، حج، زکوٰۃ، صدقہ و خیرات، وعظ و تبلیغ اور تقریر و تحریر ہر کام خالصتہً لوجہ اللہ اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے اور اس کے احکام کی اطاعت و فرمانبرداری کی نیت سے کرنا چاہیئے۔ عنداللہ وہی کام، نیکی کا کام اور اجر و ثواب کا مستحق ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی خاطر کیا جائے۔ ہر وہ کام (خواہ بظاہر کتنا ہی اچھا اور حسین نظر آتا ہو) جو انسان ریاکاری، اور دکھاوے کے لئے یا دوسروں کی واہ واہ اور تحسین و آفرین کے حصول کی نیت سے بجا لاتا ہے اللہ تعالیٰ کے حضور مردود اور غیر مقبول ہے۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ ایک عالم دین حافظ قرآن اور ایک سخاوت کرنے والے کو اس لئے دوزخ میں داخل کر دے گا کہ وہ لوگ وعظ و تقریر، قرآن خوانی اور سخاوت اس لئے کرتے تھے کہ لوگوں میں مقبول ہوں اور عوام الناس کی واہ واہ اور تعریف حاصل کریں چنانچہ وعظ و تقریر کے منصب میں پوشیدہ یہ ایک ایسا مار آستین ہے جو انسان کو ہلاک کر کے خدا کے غضب کا مورد بنا دیتا ہے۔ (العیاذ باللہ) وعظ و تقریر کے اس ہولناک اور ہلاکت آفریں خطرہ سے انتباہ کرتے ہوئے مسیح دوراں۔ امام الزمان سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام اپنی جماعت کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں کہ:۔

"سب صاحبان متوجہ ہو کر سنیں۔ میں اپنی جماعت اور خود اپنی ذات اور اپنے نفس کے لئے یہی چاہتا اور پسند کرتا ہوں کہ ظاہری قیل و قال جو لیکچروں میں ہوتی ہے اس کو ہی پسند نہ کیا جاوے اور ساری غرض و غایت آکر اسی پر نہ ہو جائے کہ بولنے والا کیسی جادو بھری تقریر کر رہا ہے الفاظ میں کیسا زور ہے۔ میں اس بات پر راضی نہیں ہوتا۔ میں تو یہی پسند کرتا ہوں اور نہ بناوٹ اور تکلف سے بلکہ میری طبیعت اور فطرت کا ہی یہ اقتضاء ہے کہ جو کام ہو اللہ کے لئے ہو جو بات ہو خدا کے واسطے ہو اگر اللہ کی رضا اور اس کے احکام کی تعمیل میرا مقصد نہ ہوتا تو اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ مجھے تقریر کرنی اور وعظ سنانا تو ایک طرف میں تو ہمیشہ خلوت ہی کو پسند کرتا ہوں اور تنہائی میں وہ لذت پاتا ہوں جس کو بیان نہیں کر سکتا مگر کیا کروں خدا تعالیٰ کی ہمدردی کھینچ کھینچ کر باہر لے آتی ہے اور اللہ تعالیٰ کا حکم ہے جس نے مجھے تبلیغ پر مامور کیا ہے۔ میں نے یہ بات کہ ظاہری قیل و قال ہی کو پسند نہ کیا جائے اس لئے بیان کی ہے کہ ہر خیر میں بھی شیطان کا حصہ رکھا ہوا ہوتا ہے۔ پس جب انسان وعظ کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو اس میں شک نہیں کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر بہت ہی عمدہ کام ہے مگر اس منصب پر کھڑا ہونے والے کو ڈرنا چاہیئے کہ اس میں مخفی طور پر شیطان کا بھی حصہ ہے۔ کچھ تو واعظ کے بخرہ میں آتا ہے اور کچھ سننے والوں کے حصہ میں۔ اس کی حقیقت یہ ہے کہ جب واعظ وعظ کے لئے کھڑے ہوتے ہیں تو مقصد اور دلی تمنا صرف یہ ہوتی ہے کہ میں ایسی تقریر کروں کہ سامعین خوش ہو جائیں ایسے الفاظ اور فقرات بولوں کہ ہر طرف سے واہ واہ کی آوازیں آئیں۔ میں اس قسم کی تقریر کرنے والوں کے مقاصد کو اس سے بڑھ کر نہیں سمجھتا جیسے بڑے بقال۔ قوال گویئے یہی کوشش کرتے ہیں کہ ان کے سننے والے ان کی تعریفیں کریں۔ پس جب ایک مجمع کثیر سننے والا ہو اور اس میں ہر ایک مذاق اور درجہ کے لوگ موجود ہوں تو خدا کی طرف کی آنکھ کھلی نہیں ہوتی۔ الا ماشاء اللہ مقصود یہی ہوتا ہے کہ سننے والے واہ واہ کریں، تالیاں بجائیں اور چیئرز دیں۔ غرض یہ حصہ شیطان کا واعظ یا بولنے والے میں ہوتا ہے اور سامعین میں شیطانی حصہ یہ ہوتا ہے کہ وہ بولنے والے کی فصاحت و بلاغت، زبان پر پوری حکومت اور نادر الکلامی برمحل اشعار، کہانیوں اور ہنسانے والے لطیفوں کو پسند کریں اور داد دیں تا کہ سخن فہم ثابت ہوں۔ گویا ان کا مقصود بجائے خود خدا سے دور رہتا ہے اور بولنے والے کا الگ۔ وہ بولتا ہے مگر خدا کے لئے نہیں اور یہ سنتے ہیں مگر ان باتوں کو دل میں جگہ نہیں دیتے اس لئے کہ وہ خدا کے لئے نہیں سنتے۔ یہ کیوں ہوتا ہے صرف اس بات کے واسطے کہ ایک لذت حاصل کریں۔ یاد رکھو انسان دو قسم کی لذتوں کا مجموعہ ہے ایک روح کی لذت ہے۔ دوسری نفس کی لذت ہے روحانی لذت تو ایک ایسا راز ہے جس پر اگر کسی کو اطلاع مل جائے اور ساری عمر میں ایک مرتبہ بھی جس کو یہ سرور اور ذوق مل جائے وہ اس سے سرشار اور مست ہو جائے۔"

(تقریر ۲۸ دسمبر ۱۸۹۹ء۔ الحکم جلد ۵ صفحہ ۹)

ایک دوسری جگہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"ایسے پاک دل انسان بھی ہوتے ہیں جو صرف اس لئے خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں لوگوں تک پہنچاتے ہیں کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے لئے وہ مامور ہیں۔ اور اس کو فرض سمجھتے ہیں اور وہ چاہتے ہیں کہ اس طرح پر اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کریں۔ وعظ کا منصب ایک اعلیٰ درجہ کا منصب ہے اور وہ گویا شان نبوت اپنے اندر رکھتا ہے بشرطیکہ خدا ترسی کو کام میں لایا جاوے۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۰۴)

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم ہر کام میں اُس کی رضا کو مدنظر رکھیں اور ہمارا بولنا اور ہمارا سننا ہمارا دیکھنا اور ہمارا سونا اور جاگنا۔ ہمارا خاموش رہنا اور کلام کرنا سب خدا کے لئے ہو اور ہم اپنی تمام خداداد طاقتوں، وسائل اور نعمتوں کو اللہ تعالیٰ کی توحید و جلال کے ظہور اور اسلام اور بانیٔ اسلام سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت و حقانیت کو پھیلانے کے لئے خرچ کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں آفات نفس سے محفوظ رکھے اور عاجزانہ راہوں پر چلتے ہوئے اپنی رضا کے مطابق خالص نیت سے دین اسلام کی مقبول خدمت کرنے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ آمین یا ارحم الراحمین!

"اسلام چیز کیا ہے خدا کیلئے فنا
ترک رضائے خویش پئے مرضی خدا"

(مسیح موعودؑ)

○

انتخاب نمائندگان شوریٰ انصار اللہ

امسال مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا بیسواں سالانہ اجتماع ۲۸، ۲۹، ۳۰ اخاء (اکتوبر) بروز جمعہ ہفتہ اتوار ربوہ میں اپنی مخصوص روایات کے ساتھ منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں آپ کی مجلس کی نمائندگی ضروری ہے قواعد کے مطابق ہر بیس ارکان پر ایک نمائندہ منتخب ہو گا۔ زعیم / زعیم اعلیٰ اپنے عہدہ کے لحاظ سے شوریٰ کے رکن ہیں۔ اسی طرح اگر آپ کی مجلس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کوئی صحابی موجود ہوں تو وہ بھی شوریٰ کے رکن ہوں گے۔ اسی کے مطابق فوری طور پر اپنی مجلس کے نمائندگان کی فہرست دفتر مرکزیہ میں بھجوا دیں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ولادت

"۱۱ ستمبر کی صبح کو خداوند تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے میرے بیٹے عزیزم نسیم الرحمان کو پہلا فرزند عطا فرمایا ہے جس کا نام لئیق الرحمٰن رکھا گیا ہے۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک اور خادم دین بنائے۔ اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق دے۔ نیز والدین اور خاندان کے لئے قرۃ العین بنائے آمین!

عبد الرحمٰن دہلوی
دار الصدر شمالی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

موصی بھائیوں اور بہنوں کی خدمت میں

(چند ضروری ہدایات)

تمام موصی احباب ان ہدایات کو بغور مطالعہ فرمائیں!

۱۔ ہر موصی کو یہ بات ہمیشہ یاد رکھنی چاہیئے کہ وصیت کی توفیق ملنا اللہ تعالیٰ کا ایک خاص فضل ہے۔ وصیت کے لئے دینداری، تقویٰ، پاکیزگی اور قربانی کی جو شرائط سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رسالہ الوصیت میں تحریر فرمائی ہیں ان کی پابندی ہر موصی کے لئے لازمی ہے کیونکہ اصل مقصد تحریک کا یہی ہے۔ اس کے لئے مجلس کارپرداز کی ذمہ داری ہے کہ وہ موصی صاحبان کو ان کے فرائض بسلسلہ وصیت یاددہانی کرواتی رہے اور موصی صاحبان کا بھی فرض ہے کہ وہ احکام شریعت کی پابندی میں دوسرے دوستوں کے لئے خاص نمونہ ہوں۔ اور اسی سلسلہ میں ضروری ہے کہ ہر موصی خود بھی اپنا جائزہ لیتا رہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو وصیت کی اصل غرض شرطِ تقویٰ کو پورا کرنے کی توفیق دے۔ آمین

۲۔ موصی صاحبان نے جس اعلیٰ مالی قربانی کا اقرار کیا ہے۔ یعنی یہ کہ وہ اپنی آمد کا کم از کم ۱/۱۰ حصہ اشاعتِ دین کے لئے ادا کریں گے۔ اس میں کوئی کوتاہی نہیں ہونی چاہیئے۔ ماہ بماہ ادائیگی ہونا ضروری ہے ورنہ بقایا بڑھ جانے پر ادائیگی مشکل ہو جاتی ہے اور اگر مسلسل چھ ماہ تک کوئی ادائیگی نہ ہو تو وصیت منسوخ کی جا سکتی ہے۔

۳۔ ہر موصی کے لئے لازمی ہے کہ ہر سال کے آخر پر فارم اصل آمد جو دفتر کی طرف سے بھیجے جاتے ہیں پُر کر کے جلد دفتر کو بھجوا دیں اس کے بغیر صحیح فاصلہ اور بقایا کا تعین نہیں ہو سکتا اور نہ ہی حساب درست رکھا جا سکتا ہے۔ بالفرض اگر دفتر کی طرف سے بھجوائے گئے فارم اصل آمد ضائع ہو جائیں یا دفتر کو آپ کے صحیح ایڈریس معلوم نہ ہونے کی وجہ سے فارم اصل آمد آپ تک نہ پہنچ سکیں تو براہ کرم سادہ کاغذ پر اپنی سالانہ آمد سال ختم ہونے کے بعد دفتر کو بھجوا دیں۔ تاکہ آپ کا حساب وصیت مکمل رکھا جا سکے۔ اگر کوئی موصی بغیر کسی معذوری کے فارم اصل آمد پُر کر کے نہ بھجوائیں یا آمد کے کسی حصہ کے متعلق اخفاء سے کام لیں تو اس بناء پر مجلس کارپرداز ان کی وصیت منسوخ کر سکتی ہے۔

نوٹ:۔ صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال یکم مئی سے شروع ہو کر ۳۰ اپریل کو ختم ہوتا ہے اس لئے اپنی آمدنی صدر انجمن احمدیہ کے سال کے مطابق فارم میں درج کریں۔

۴۔ آپ کی طرف سے فارم اصل آمد پُر ہو کر موصول ہونے پر دفتر کی طرف سے سالانہ حساب بھجوایا جاتا ہے۔ اگر ایسی کوئی رقم جس کی ادائیگی آپ نے کر دی ہو اور اس کا اندراج آپ کو بھیجے ہوئے حساب میں نہ ہو تو براہِ کرم بواپسی ادا کی گئی رقم کی مقدار اور کوپن خزانہ مرکزی معہ تاریخ سے دفتر کو اطلاع فرما دیں تاکہ بعد پڑتال رقم درست طور پر درج کر کے حساب مکمل ہو سکے۔

نوٹ:۔ سیکرٹری صاحب مال مقامی سے آپ مرکزی خزانہ کے کوپن نمبر اور تاریخ سے اطلاع حاصل کر سکتے ہیں۔ اگر کوپن خزانہ کا نمبر ملنے میں کوئی دقت ہو تو مقامی رسید کا نمبر معہ تاریخ اور سیکرٹری صاحب مال کے پتہ سے دفتر کو اطلاع دیں تاکہ دفتر سیکرٹری صاحب مال سے رقم کے داخل خزانہ کروائے جانے کے بارہ میں دریافت کر سکے۔

۵۔ قاعدہ ہے کہ چھ ماہ سے زائد بقایا ہونے پر وصیت منسوخ ہو سکتی ہے اس لئے کسی صورت میں بھی چھ ماہ سے زائد عرصہ کا بقایادار نہیں ہونا چاہیئے۔ اگر خدانخواستہ کسی مجبوری سے بقایا ہو جائے تو اولین فرصت میں اس کے قسط وار ادا کرنے کے لئے مقامی مجلس عاملہ کی سفارش کے ساتھ مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ سے اجازت لینی چاہیئے۔

۶۔ چھ ماہ یا اس سے زائد عرصہ کے بقایا کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے اگر دفتر کی طرف سے وصیت منسوخ کی جائے تو اس کی وصیت کی بحالی تب ہوتی ہے جب گزشتہ بقایا بھی ادا ہو اور درمیانی عرصہ کی آمد پر بھی حصہ آمد ۱/۱۰ ادا ہو جائے۔

۷۔ اگر موصی اپنی مجبوری کے ماتحت خود درخواست دیکر وصیت منسوخ کرائے تو بحالی کے وقت اسے صرف گزشتہ بقایا ادا کرنا پڑتا ہے۔ ہاں یہ شرط بہرحال ہوتی ہے کہ درمیانی عرصہ میں موصی چندہ عام ادا کرتا رہا ہو۔

۸۔ ہر موصی کے لئے یہ بات ذہن نشین کرنی ضروری ہے کہ دینی حالت کی بہتری کے علاوہ مالی قربانی میں پورا اُترنا بھی موصی کے لئے لازمی ہے اس لئے یہ قانونی مقرر ہے کہ جس موصی کے ذمہ حصہ جائیداد یا حصہ آمد کا بقایا ہوگا وہ مکمل ادائیگی کے بغیر بہشتی مقبرہ میں دفن نہ ہو سکے گا۔ بلکہ اُسے تا مکمل ادائیگی عام قبرستان میں امانتاً دفن کیا جائے گا۔

۹۔ وصیت کے لئے جائیداد کی تعریف یہ ہے کہ جس جائیداد پر انسان کا گزارہ ہو سکے۔ مستورات کے لئے ان کا مہر بنیادی جائیداد کے طور پر قرار دیا گیا ہے۔

۱۰۔ حصہ جائیداد ادا کرنے کے لئے جائیداد کی قیمت تشخیص کرانے کا طریق یہ ہے کہ موصی اپنی جائیداد کی تفصیل لکھ کر مکرم ناظم صاحب تشخیص جائیداد موصیان ربوہ کو بھجوا دے وہ مجلس عاملہ مقامی کے مشورہ سے جائیداد مذکورہ کی قیمت تجویز کرا کے مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ میں رپورٹ کرتے ہیں۔ آخری مشخصہ قیمت کا حصہ جائیداد ۲ ۱/۲ سال کے عرصہ میں مساوی قسطوں میں ادا کیا جاتا ہے اور اندریں صورت بعد میں اس جائیداد کی قیمت میں کمی بیشی نہیں ہوتی۔

(باقی)

عہدیداران "الجمعیۃ العلمیہ"

محترم پرنسپل صاحب جامعہ احمدیہ نے "الجمعیۃ العلمیہ" جامعہ احمدیہ کے سال ۱۳۵۶-۵۷ہش (۱۹۷۷-۷۸ء) کے لئے مندرجہ ذیل عہدیداروں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ بارک اللہ لھم۔

اللہ تعالیٰ ان کو صحیح معنوں میں خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

نائب الرئیس	مکرم محمد علی صاحب کاٹھے	درجہ خامسہ
الامین	" محمد اکرم صاحب عمر	درجہ رابعہ
نائب الامین الاول	" عبدالماجد صاحب طاہر	درجہ ثالثہ
نائب الامین الثانی	" عبدالسمیع خان صاحب	درجہ ثانیہ
مساعد التحریر	" سید حسین احمد صاحب	درجہ رابعہ

(الرئیس للجمعیۃ العلمیہ)

درخواستہائے دعا

۱۔ عزیزم محمد مجیب اصغر صاحب انجینئر راولپنڈی میں کھانسی اور گلے کی خرابی سے بیمار ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحتِ کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین
(فضل الرحمٰن بسمل۔ ربوہ)

۲۔ عاجزہ دونوں ہاتھوں اور دونوں پاؤں پر اگزیما کی وجہ سے بیمار ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے کامل عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین
(رقیہ رانجھا بنت حکیم عبید اللہ صاحب رانجھا مرحوم۔ ربوہ)

۳۔ خاکسار کی والدہ محترمہ دو ماہ سے انتڑیوں اور معدے میں تکلیف سے بیمار ہیں۔ احبابِ جماعت سے ان کی کامل و عاجل شفایابی کیلئے عاجزانہ درخواستِ دعا ہے۔
(محمد عارف اور حمانی ضلع سرگودھا)

۴۔ ہماری جماعت کے ایک مخلص دوست مولوی نذیر احمد صاحب بعارضہ بواسیر بیمار ہیں اور علاج کے باوجود تکلیف میں کوئی افاقہ نہیں احباب جماعت انکی مکمل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (ڈاکٹر عبدالرحمٰن کوٹ عبدالمالک شیخوپورہ روڈ لاہور)

قائدین اضلاع تمام مجالس میں انتخاب قائدین کروا کر مرکز کو ارسال فرماویں۔ (معتمد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاریخ طبری کی ایک خصوصیت

حضرت امام محمد بن جریر الطبری (ولادت ۲۲۴ھ/۸۳۹ء وفات ۳۱۰ھ/۹۲۳ء) کی تاریخ الامم والملوک" نہایت مستند تاریخ شمار کی جاتی ہے اور حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے لے کر ۳۰۲ھ تک کے مفصل حالات و وقائع پر مشتمل ہے۔

یہ کتاب ایک مخصوص اسلوب تحریر، منفرد انداز تحقیق اور ایک باریک اور فلسفیانہ ترتیب رکھتی ہے یہی وجہ ہے کہ ایک محقق جب تک اس حقیقت کا گہرا اور وسیع مطالعہ نہ کرے اس سے کما حقہٗ استفادہ نہیں کر سکتا۔ چنانچہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ایک بار فرمایا:-

"جس طرح بائیبل کے مصنف چار ہیں اسی طرح طبری نے بھی چار سلسلے چلائے ہیں جن میں سے دو بڑے سلسلے ہیں ان میں سے ایک تو یہ ہے کہ جس بات کو وہ ثابت کرنا چاہتا ہے اس کے متعلق روایتیں جمع کر دیتا ہے اور اس کے مخالف روائتوں کو بھی جمع کرتا ہے لیکن اپنے مخالفین کے گروہ جو واقدی وغیرہ کا گروہ ہے اس کے راویوں کی روائتوں کو بلغیر تائید چھوڑ دیتا ہے علاوہ ازیں چالیس پچاس صفحات کے بعد اشارہ بھی کر دیتا ہے مثلاً عمروؓ ابن العاص کے متعلق اس نے یہ ثابت کرنا ہے کہ وہ شریر نہ تھے اور حضرت عثمانؓ کے بدخواہ نہ تھے۔ اس کے لئے جہاں وہ ایک یہ روایت لائے گا کہ حضرت عثمانؓ عمر بن العاص سے بدظن ہو گئے وہاں دوسری طرف وہ یہ روائتیں بھی لائے گا کہ آخر تک حضرت عثمانؓ اس پر حسن ظن رہے اور عمر بن العاص آخر تک ان کے خیر خواہ رہے۔"

(اخبار الفضل مورخہ ۱۷ جولائی ۱۹۲۲ء)

(دوست محمد شاہد)

محترم چوہدری رحمت اللہ صاحب سابق امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع بہاولپور کی وفات

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترم چوہدری رحمت اللہ صاحب سابق امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع بہاولپور حال دار الصدر شمالی ربوہ جو مکرم چوہدری عطاء اللہ صاحب نائب ناظر بیت المال آمد کے چھوٹے بھائی تھے ایک ماہ کی علالت کے بعد سول ہسپتال لائلپور میں مورخہ ۱۴/۹/۷۷ کو قریباً سوا پانچ بجے بعد دوپہر بعمر قریباً ۵۳ سال وفات پا گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

جنازہ بذریعہ ایمبولینس بوقت مغرب ان کے مکان واقع دار الصدر شمالی پہنچایا گیا اگلے روز مورخہ ۱۵/۹/۷۷ کو بوقت قریباً ساڑھے دس بجے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہِ شفقت نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد مقبرہ بہشتی میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب صدر مجلس کارپرداز مقبرہ بہشتی نے دعا کرائی۔ چوہدری صاحب مرحوم ملنسار، خوش خلق، متوکل، کریم النفس، مہمان نواز اور جواں ہمت انسان تھے۔ عرصہ سات سال تک بطور امیر ضلع جماعتہائے احمدیہ ضلع بہاولپور خدمات بجالانے کی توفیق پائی۔ آپ کے تعلقات نہایت وسیع تھے۔ خلافت کے ساتھ انتہائی وابستگی اور امامِ وقت کے ساتھ عاشقانہ محبت کا تعلق رکھتے تھے۔

اپنے پیچھے پانچ لڑکے اور تین لڑکیاں یادگار چھوڑی ہیں جن میں سے اکثر بچے چھوٹی عمر کے ہیں۔ ضعیف العمر والدہ کے لئے بھی ان کی وفات غیر معمولی صدمہ کا موجب ہے۔

احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم چوہدری صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند مقامات سے نوازے۔ جملہ لواحقین کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے اور ان کی اولاد کا خود کفیل اور حامی و ناصر ہو۔ آمین

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے۔

وقفِ عارضی اور جماعت کی ذمہ داری

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"جماعت اپنے مقام کو یاد رکھے اور مقام یہ ہے کہ قرآن کریم کو دنیا میں پھیلانے کی ذمہ داری اُن کے اوپر عائد ہوتی ہے مگر دوست اس بات کو نہ بھولیں کہ قرآن کریم کو پھیلانے کی جو ذمہ داری ہے وہ تقاضا کرتی ہے کہ قرآن کریم کو پھیلانے سے پہلے ہم خود اسے جاننے والے ہوں۔ اُس کے علوم سے واقف ہوں۔ دوسروں کو یہ کہنے سے پہلے کہ بڑی حسین اور عجیب تعلیم ہے اس پر عمل کرو خود اس پر عمل کرنے والے ہوں۔ دوسروں کو یہ کہنے سے پہلے کہ بتوں کو توڑ دو اور جلا دو خود اپنے صحنِ سینہ کو ہر قسم کے بتوں سے پاک کرنا چاہیئے اس کے بغیر تو کوئی دوسرا آدمی ہماری بات نہیں مانتا۔ اگر ہزار بُت خود ہمارے اندر ہی پل رہے ہوں اور ہمیں خدا سے دور لے جانے والے ہوں تو ہم توحیدِ خالص کو دنیا میں قائم ہی نہیں کر سکتے۔

پس تحریک وقف عارضی دراصل اصلاحِ نفس کے لئے اپنے محاسبہ کے لئے اور دوسروں کو اس طرف توجہ دلانے کے لئے جاری کی گئی تھی اور تَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی کی عملی تفسیر کی شکل میں اسے جاری کیا گیا تھا۔"

(الفضل ۱۲ فروری ۱۹۷۷ء)

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن)

اخبارِ احمدیہ (بقیہ صفحہ اوّل)

ہمارے لئے کامل اُسوہ حسنہ بنا کر مبعوث فرمایا (۷) اسلام نے کوئی ایسی تعلیم نہیں دی جس کی پابندی ممکن نہ ہو یا جس میں خطرات کا امکان ہو (۸) اس نے کوئی ایسی تعلیم ترک نہیں کی جو ہر قسم کے مفاسد کو روکنے کے لئے ضروری تھی (۹) وہ ایسے احکام دیتا ہے جو انسان کو تاریکی سے نکال کر نور کی طرف لے آتے ہیں اور جن کی وجہ سے انسان خدا کے حُسن و احسان کے جلووں کو دیکھ کر اس کے ساتھ ذاتی محبت کا تعلق قائم کر سکتا ہے۔ اسلام کا خدا محض قصّے اور کہانی پر مبنی نہیں ہے وہ زندہ خدا ہے جو اپنے قادرانہ تصرف کے جلوے خود ہماری زندگیوں میں ہمیں دکھاتا ہے اور ہم ہر آن اس کی زندہ تجلیات کا مشاہدہ کر سکتے ہیں۔ ہم سب کو چاہیئے کہ دعاؤں اور اعمالِ صالحہ کے ذریعہ اس کی تجلیات کو دیکھنے کی کوشش کریں۔ خدا کرے کہ ہم سب اپنے زندہ خدا سے زندہ تعلق قائم کرنے والے بن جائیں۔

آخر میں حضور نے بتایا کہ آج کا خطبہ جمعہ اس وسیع مضمون کا ایک ابتدائی ڈھانچہ ہے جس کی تفصیل انشاء اللہ آئندہ بیان کی جائے گی۔

ضرورت ہے

ہمیں اپنی فیکٹری میں مندرجہ سٹاف کی ضرورت ہے:-

۱۔ ڈرائیور۔ تجربہ پانچ سال
۲۔ الیکٹریشن یا سپروائزر۔ تجربہ ۵ سال ڈگری یا ڈپلومہ ہونا ضروری ہے۔
۳۔ بیلدار۔ تجربہ ۳ سال
۴۔ فورمین۔ تجربہ ۵ سال
۵۔ مکینک۔ تجربہ ۵ سال
۶۔ ہیلپر (جوان صحت)
۷۔ چوکیدار (فوجی ریٹائرڈ)
۸۔ کلرک ڈسپیچر۔ تجربہ ۲ سال
۹۔ سٹور پرچیزر۔ تجربہ ۵ سال

پاکستان چپ بورڈ لمیٹڈ پوسٹ بکس ۸ جہلم

درخواستِ دُعا

میرے ماموں جان مکرم کرم الٰہی صاحب پراچہ (ابن محترم فضل الٰہی صاحب پراچہ) کئی دنوں سے دل کے عارضہ سے بیمار ہیں اور ہسپتال میں زیرِ علاج ہیں۔ احبابِ جماعت ان کی صحتِ کاملہ کے لئے دعا کریں۔

(طیب الاسلام پراچہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴